# آزاد تجارت کے طریقہ کار

ڈبلیو ٹی او کے تحت ملکی تجارتی پالیسیاں عالمی معاہدے کے دائرہ کار میں آ گئی ہیں جن پر عمل درآمد ضروری ہے۔ وگرنہ ڈبلیو ٹی او سے منسوب تنازعات کے حل کے طریقہ کار کے تحت ملکوں پر مختلف پابندیاں لگائی جاسکتی ہیں۔ خوراک اور زراعت سے جڑی تجارتی پالیسیوں کے قوانین مثلاً ڈبلیو ٹی او کا زرعی معاہدہ حق خود ارادیت برائے خوراک کو بری طرح نظر انداز کرتا ہے۔ زرعی معاہدہ نہ صرف محصولات کے درجوں پر کنٹرول کرتا ہے بلکہ ملکوں کی اپنی پالیسی بنانے کی صلاحیت کو بھی محدود کرتا ہے۔ ڈبلیو ٹی او کے قوانین وسیع پیمانے پر ملکی پالیسیوں اور اقدامات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر محفوظ خوراک کے لیے ضوابط سے لے کر ذہنی ملکیت کی حفاظت کے اقدامات اور زرعی مراعتوں سے لے کر خوراک کے اجناس کے لیے مراعتی قیمت کے اقدامات اس کے دائرے کار کا حصہ ہیں۔

ڈبلیو ٹی او اور دیگر آزاد تجارتی معاہدوں کے ذریعہ آزاد تجارت زرعی حکمت عملیوں نے ترقی پزیر ممالک کے درمیانے اور چھوٹے درجے کے کسانوں کو عالمی منڈی میں دوسروں کے ساتھ براہ راست مقابلے میں ڈال دیا ہے۔ غریب ممالک کے کسان جو کہ دیگر پیداواری وسائل مثلاً زمین، پانی، بیج اور مال مویشی وغیرہ کی قلت کا شدید سامنا کرتے ہیں، کا مقابلہ امیر ملکوں کے بڑی تعداد میں مراعت حاصل کرنے والے کاشتکاروں سے کروایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر نارتھ امریکن فری ٹریڈ ایگریمنٹ نے میکسیکو کے مکئی کے روایتی کاشتکار جن کے پاس بمشکل دس ایکڑ زمین ہے کا مقابلہ امریکی کاشتکاروں سے کروادیا ہے جن کے پاس ۲۵۰۰ ایکڑ زمین پر مبنی کھیت ہیں۔

پس حق خود ارادیت برائے خوراک زراعت وخوراک کے تمام حوالوں سے ڈبلیو ٹی او کے اخراج کا مطالبہ کرتا ہے اور وقت کے ساتھ ڈبلیو ٹی او کو ختم کرتے ہوئے۔ اس کے بدلے ایک کثیر جہتی تجارتی نظام (ملٹی لیٹرل ٹریڈنگ سسٹم) جو کہ منصفانہ تجارت اور حق خود ارادیت برائے خوراک پر مبنی ہو کو نافذ کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح دو طرفہ تجارتی معاہدے اور علاقائی تجارت اور سرمایہ کاری کے معاہدے جو کہ ڈبلیو ٹی او کے قوانین کے بنیاد پر بنے ہیں کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ حق خود ارادیت برائے خوراک کی وکالت کرنے والوں کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ملکوں کے درمیان مختلف معاہدوں اور تجارت اور سرمایہ کاری کے حوالے سے جاری بات چیت پر گہری نظر رکھتے ہوئے ان کو آگے بڑھانے کے اقدامات کو راستے میں روک دیں۔